



سوال

(189) غیر مسلم حج کا طلاق کے بارے میں فیصلہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لندن سے محمد امین تحریر کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست کی بیوی نے یہاں کے قانون کے مطابق کورٹ کے ذریعے طلاق حاصل کر لی ہے لیکن اس کے خاوند نے نہ تو اسے طلاق دی اور نہ بیوی نے طلاق مانگی بلکہ انگلش طلاق کے بعد اس نے دوسری جگہ شادی بھی کر لی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ شریعت کے مطابق وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کوئی بھی غیر مسلم شخص کسی کا ولی نہیں بن سکتا اور نہ ہی غیر مسلم حج اسلامی شریعت و قانون کے مطابق شادی کو ختم کر سکتا ہے۔ اگر کوئی خاوند بیوی کو ناجائز تنگ کرتا ہے اور محض پریشان کرنے کے لئے اسے طلاق نہیں دیتا تو بیوی کسی بھی اسلامی سینٹر یا ادارے سے رجوع کر سکتی ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اس سلسلے میں کافی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں اس لئے برطانیہ میں علمائے کرام نے اس مسئلے کو خاطر خواہ طریقے سے حل کیا ہے اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے اس مسئلے کو خاطر خواہ طریقے سے حل کیا ہے اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کی نمائندہ تنظیم ”اسلامی شریعت کونسل“ قائم کی جا چکی ہے جو عائلی مسائل کے حل کے لئے گزشتہ چار سال سے نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ اسلامی طلاق وضع وغیرہ جیسے مسائل کے سلسلے میں خواتین اس کونسل سے رجوع کر سکتی ہیں۔

یہاں تک اور بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اصولی طور پر تو کوئی غیر مسلم حج یا عدالت اسلامی نکاح نہ توڑ سکتی ہے نہ طلاق کا حکم دے سکتی ہے لیکن اگر خاوند خود اس طرح کی عدالت کے سامنے جا کر یا تحریری طور پر طلاق دیتا ہے تو پھر انگلش طلاق کے ساتھ اسلامی طلاق بھی خود بخود ہو جائے گی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 406



محدث فتویٰ